بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۸۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

جلد ۳۱ | ۲۰ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۱۸ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۲۰ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۹۵

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۹ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۹ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کل ۱۲ بجے ڈلہوزی سے چنبہ کے لئے روانہ ہوئے۔ رات کھجیار قیام فرمایا۔ اور آج دس گیارہ بجے چنبہ تشریف لے جائیں گے۔ دو روز وہاں قیام فرما کر واپس ڈلہوزی تشریف لائیں گے۔

قادیان ۱۹ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کل پٹھانکوٹ سے واپس قادیان تشریف لے آئی ہیں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین تا حال بیمار ہیں۔ ابھی بخار کی شکایت باقی ہے احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

چوہدری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز ریٹائرڈ عرصہ سے ذیابیطس کے زخم کیوجہ سے بیمار رہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبلیغ حق کا اسلامی طریقہ

معاصر مدینہ نے ۷ اگست کی اشاعت میں ایک مراسلت درج کی ہے جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ ماہ جولائی کے آخری ایام میں ایک مولوی محمد الیاس صاحب دہلی سے اپنی جماعت مبلغین کے ہمراہ لکھنؤ تشریف لائے۔ یہ سب لوگ تعداد میں چالیس ہیں۔ مراسلت میں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ تبلیغی جدوجہد ایک منظم لائحہ عمل کے ماتحت انجام پاتی ہے۔ اس میں نہ کوئی چندہ ہے۔ اور نہ کوئی ضابطہ۔ نہ کسی انجمن کی طرح صدر و سیکرٹری ہے۔ بلکہ اللہ کے مخلص بندوں کی ایک جماعت ہے۔ جو اللہ کے دین کی خاطر در بدر پھرتی ہے۔ وہ لوگوں کے گھر خود جاتی ہے۔ اور انہیں بھولا ہوا سبق یاد دلاتی ہے۔ بلا امتیاز غریب کے گھر جا کر کلمۂ توحید کی تعلیم و تصحیح ہوتی ہے۔ اس کے معنی کو ذہن نشین کرایا جاتا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ اور پھر لکھا ہے۔ کہ اس جماعت کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ آغاز اسلام میں صحابہ کرام اور خود نبی کریم صلعم نے اسلام کی دعوت کس طرح پہنچائی" وغیرہ وغیرہ

یہ کہنا صحیح نہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے اشاعت و تبلیغ اسلام کا کام اس رنگ میں کیا تھا۔ جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ اسلام کے احکام تدریجاً نازل ہوتے ہیں۔ پہلے مومنوں کے قلوب میں ایمان کی آگ روشن کی گئی۔ اور پھر آہستہ آہستہ ان کے سامنے عملی احکام آتے گئے۔ اس مراسلت میں مراسلہ نگار نے خود تسلیم کیا ہے۔ کہ لن یصلح اٰخر ھٰذہ الامۃ الا بما صلح بہ اولھا۔ یعنے اس اُمت کی آنیوالی نسل کی اصلاح صرف اسی ذریعہ سے ہوگی۔ جس سے پہلوں کی اصلاح ہو چکی ہے۔ اس لئے اب بھی صحیح طریق کار یہی ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی ایسا مرد کامل ہو۔ جو لوگوں کے دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کرے روحانیت سے انہیں آشنا کرے۔ اور ان کے اندر ایسا شعور اور جذبہ پیدا کرے۔ کہ وہ نماز۔ روزہ اور عبادت الٰہی کے دیگر احکام کی تعمیل میں لذت و سرور محسوس کرنے لگیں۔ اولین اگر نماز پڑھتے تھے تو اس لئے نہیں۔ کہ کسی جماعت کے مبلغین کے وفود نے اُن کے دروازہ پر آکر ایسا کرنے کی خواہش کی تھی۔ یا اس لئے کہ وہ کسی اصلاحی انجمن یا مجلس میں منسلک ہو گئے تھے بلکہ اس لئے کہ ایمان نے ان کے قلوب میں ایسی جلا پیدا کر دی تھی۔ کہ وہ نماز کے بغیر اپنی زندگی محال سمجھتے تھے۔ اور اس کے بغیر ان کی مثال وہی ہوتی تھی۔ جو مچھلی کی پانی کے بغیر۔ پس آج بھی اگر مسلمانوں کو نماز وغیرہ احکام الٰہیہ کا پابند کیا جا سکتا ہے۔ تو جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ بالا ارشاد میں بتایا گیا ہے۔ اسی طریق پر چل کر جس پر چل کر اولین کی اصلاح کی گئی تھی۔ اور وہ طریق یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ۴

۴ طرف سے کوئی ایسا انسان آئے جو اپنی قوت قدسیہ اور حرارت ایمانیہ کے ذریعہ مسلمانوں کے قلوب میں پھر سے ایمان پیدا کرے۔ ایسا ایمان جو ان کے لئے نماز وغیرہ عبادات کو ایسی لذیذ اور پُر سرور چیز بنادے کہ وہ آپ ہی آپ اسے ادا کرنے لگیں۔ اور ایک نماز کے بعد گو ظاہری طور پر اپنے کام کاج میں مصروف ہوں۔ مگر ان کے دل دوسری نماز کے وقت کے منتظر ہوں۔ اور اس طرح گویا وہ ہر وقت نماز میں

کیا ولی حق آگاہی میں نبی سے بڑھ سکتا ہے؟

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی اپنے اخبار منادی میں حضرت موسیٰ و خضر کا قصہ دہراتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ:-

"قرآن کے اس بیان کے موجب غور کرنے والے پر یہی اثر ہوتا ہے۔ کہ باطنی آگاہی والوں کا درجہ پیغمبروں سے زیادہ ہوتا ہے"

جب سے مسلمانوں نے تدبر فی القرآن چھوڑا۔ اور لکیر کے فقیر بنے۔ وہ حقیقت یابی سے محروم چلے آتے ہیں۔ اسی معاملہ میں دیکھ لیجئے۔ نبی خدا کا سب سے زیادہ مقرب اور سب سے بڑھکر اپنے زمانے میں حق آگاہ ہوتا ہے۔ یقیناً کوئی ولی کلی طور پر کسی نبی سے زیادہ باطن آگاہ نہیں ہو سکتا۔ خواجہ صاحب اگر تدبر فی القرآن فرمائیں۔ تو اُن پر یہ حقیقت روز روشن کی طرح کھل جائے۔ کہ موسیٰ و خضر کا قصہ ظاہر و محمول نہیں۔ نہ عقلاً نہ نقلاً۔ کیونکہ تورات جس میں حضرت موسیٰ کے حالات اول سے آخر تک لکھے ہیں۔ اس میں ان کے کسی ایسے سفر کا ذکر نہیں۔ جس میں وہ ایک جوان کو ساتھ لے کر مجمع البحرین تک پہنچے ہوں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مفسرین مجمع البحرین کی وثوق کے ساتھ تعیین بھی نہیں کر سکے۔ بادشاہ کے خوف سے کسی کشتی کا عیب دار کر کے کشتی کو اور اپنے آپ کو بچا لینا بھی خلاف عقل و نقل ہے۔ کشتی سے اگر تختے نکال لئے جائیں تو لازمی طور پر اس میں پانی گھس آئیگا۔ اور اس کا ڈوب جانا یقینی ہے۔ اور جو بادشاہ کشتی کو چھین سکتا ہے۔ وہ اس کے معمولی نقص کو دُور بھی کرا سکتا ہے۔ وہ اسے چھوڑنے ہی کیوں لگا

قادیانی

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ)

مجھے میرزائی کہا؟ مہربانی — میں ہوں میرزائی میں ہوں قادیانی
جو مُردوں کو زندہ کرے "میرزا" ہے — یہ قادیانیت ہے مسیح الزمانی
سمجھتے نہیں ہیں فلک کے اشارے — یہ ہے ریت اہل خرد کی پُرانی
کہ جب خشک ہوتے ہیں دنیا کے چشمے — برستا ہے دنیا پہ رحمت کا پانی
مجھے نام سے کیا کوئی نام رکھ لے — بدلتی نہیں نام سے زندگانی

میں نازاں ہوں تنویر اسپر کہ ہوں میں
غلام غلام احمدِ قادیانی

کسی لڑکے کا اس خیال سے قتل کر دینا کہ وہ آگے چل کر سرکش ہوگا کسی طرح بھی جائز نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اس سے تو خدا تعالیٰ پر مجبور ہونے کا الزام آتا ہے۔ کہ وہ بغیر اس کو قتل کرانے کے امن میں نہیں رکھ سکتا تھا۔ اور دیوار وہ بھی کسی یتیم کی بغیر اجرت درست کر دینا ایک شریف کے لئے معمولی بات ہے۔ کھانا نہ ملنے پر اتنا ناراض ہو جانا۔ اور لوگوں کا غصہ یتیموں پر نکالنا تو ایک معمولی آدمی کے اخلاق سے نہایت بعید ہے۔ چہ جائیکہ ایک نبی ایسا کرے۔ اس کے لئے کسی اتنے بڑے سفر کی زحمت اٹھوانے کی ضرورت نہیں ہو سکتی۔ گزشتہ واقعات کو دیکھا جائے۔ تو یہ باتیں خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو پیش آ چکی تھیں۔ ان کی طرف سے ظاہر میں یہ اعتراض نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ بچپن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آپکی ماں نے ایک تختہ پر رکھ کر سمندر یا دریا میں بہا دیا تھا اور وہ بالکل محفوظ رہے تھے۔ پس اس آپ بیتی کے باوجود وہ اخرقتها لتغرق اھلها کیونکر کہہ سکتے تھے۔ اس طرح یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک شخص کو مکا مارا تو وہ مر گیا تھا۔ پس اُن کی طرف سے یہ اعتراض بھی نہ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ نے خواہ مخواہ ایک بے گناہ کو قتل کر دیا۔ خود خدا تعالیٰ نے آپ کو فرمایا وقتلت نفسا فنجینٰک من الغم۔ تیسری بات بغیر اجرت یتیم لڑکوں کا ایک کام کر دینا ہے۔ بھلا کیا حضرت موسیٰ نے خود حضرت شعیب یا یوں کہیے ایک پیر مرد کی لڑکیوں کے ریوڑ کو مفت پانی نہیں پلا دیا تھا۔ اور پھر بھوک کی وجہ سے رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر ہی کہا۔ یہ شکوہ تو نہیں کیا کہ مسافر کو کھانا تک نہیں دیا گیا۔ پس صحیح بات یہی ہے۔ کہ یہ سب بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ایک مکاشفہ ہے۔ جس میں آپکو اپنی امت کا مستقبل دکھلایا گیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ آئندہ کیا کیا واقعات و عجائبات پیش آنے والے ہیں۔ کہ امت اور شریعت موسوی کا زمانہ ختم ہونے والا ہے۔ آئندہ کا خضر راہ ایک نبی حق آگاہ ہے جس کا مرتبہ اور درجہ اور مقام بہت ہی بلند ہے۔ جس کو اس امت کے لوگ سمجھ نہیں سکتے۔ چنانچہ کہا گیا کہ میں اس کا تسمہ کھولنے کے قابل بھی نہیں۔ اور وہ روح حق جو باتیں کہے گا۔ ان کی برداشت کی تم میں طاقت نہیں وہ اپنی راہ آپ درست فرمائے گا۔ صبر سے انتظار کرو حضرت ابراہیم کی نسل کا خزانہ محفوظ ہے اپنے وقت پر برآمد ہوگا۔ ان امور سے پیش آنے کی**

شیخ یوسف علی صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ ماہ کی طویل اور مسلسل بیماری کے بعد برادر مکرم شیخ یوسف علی صاحب نے مورخہ ۲۷ جون ۱۹۴۳ء کو بوقت ۷ بجے شام اپنی جان جان آفرین کے سپرد کی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ۱۹۱۹ء میں جب مرحوم ایف۔ اے میں پڑھتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا۔ کہ اس میدان میں ایسے نوجوان قدم رکھیں۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا دوسروں کے لئے نمونہ بن سکیں۔" وہ درختوں کے پتے کھا کر گزارہ کریں۔ زمین ان کا بچھونا اور آسمان ان کا اوڑھنا ہو۔"

مرحوم نے اس تحریک پر بصد شوق لبیک کہا۔ جون ۱۹۲۱ء میں مرحوم نے بی۔ اے پاس کر لیا۔ ان دنوں آپ کے برادر حقیقی شیخ عبدالغنی صاحب مرحوم ملتان میں مسٹر ایمرسن کے (جو بعد میں گورنر پنجاب ہو گئے تھے) ریڈر تھے۔ شیخ عبدالغنی صاحب نے مسٹر ایمرسن سے ذکر کیا۔ کہ ان کے چھوٹے بھائی نے بی۔ اے کر لیا ہے۔ انہوں نے ان سے وعدہ کیا۔ کہ وہ مرحوم کو نائب تحصیلدار لے لیں گے۔ اور جلدی ان کا رول ای۔ اے سی کے لئے بھجوا دیں گے۔ اس وعدے کی بنا پر مرحوم کے والد صاحب اور برادر اکبر شیخ عبدالغنی صاحب مرحوم نے انہیں پُر زور تحریک کی۔ کہ مرحوم وقف زندگی کا خیال چھوڑ دیں۔ اور ملازمت اختیار کر لیں۔ ان ہر دو بزرگوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور میں درخواست کی کہ انہیں ملازمت کی اجازت دی جائے۔ لیکن شیخ صاحب مرحوم نے یہی جواب دیا۔ کہ انہوں نے جس کی ملازمت کرنا تھی کر لی ہے۔ وہ کسی صورت میں بھی اپنا عہد وقف توڑنے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ نے ماہ جولائی میں ہی انہیں ارشاد فرمایا۔ کہ وہ فیروز پور جا کر خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کے زیر نگرانی اکونٹس کا کام سیکھیں۔ ان کا ۳۰ روپے ماہوار الاؤنس مقرر ہوا۔ یہ ابھی مہنگائی کا زمانہ تھا۔ شیخ صاحب مرحوم اس وقت شادی شدہ تھے۔ اور ان کی ایک دودھ پیتی بچی بھی تھی۔ مرحوم کو اخراجات کی اتنی دقت پیش آئی۔ کہ بچی کے لئے پوری تعداد دودھ کی بھی خرید نہ سکتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ مرحوم ان دنوں چٹنی اور اچار سے روٹی کھا کر بھی گزارہ کرتے رہے۔ اور وہ بچی فیروز پور میں ہی فوت ہو گئی۔

۱۹۲۲ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مرحوم کو حکم دیا۔ کہ اکونٹس کے مزید تجربہ کے لئے شملے جا کر کسی بڑے دفتر میں کام سیکھیں۔ وہاں دفتر ملٹری فنانس میں سیکنڈ ڈویژن کلرک کی مبلغ ۸۰ روپے ماہوار پر ملازمت مل گئی۔ ان دنوں ایک محکمانہ امتحان بھی ہوا۔ جو مرحوم نے اچھے نمبروں پر پاس کر لیا۔ اگر آپ دفتر میں رہنا چاہتے تو یقیناً وہیں مستقل ہو جاتے۔ اور اس وقت تک پانچ چھ صد تنخواہ لے رہے ہوتے۔

۱۹۲۳ء کے شروع میں ملکانوں کی شدھی کا جہاد شروع ہوا۔ اور مرحوم دار المجاہدین میں آگرہ میں بطور انسپکٹر بھجوائے گئے۔ اور ضلع ہائے آگرہ۔ متھرا اور ریاست بھرت پور کے تبلیغی مراکز کی نگرانی آپ کے سپرد ہوئی۔ اس کے لئے انہیں تقریباً ہر روز بہت سا پیادہ پا سفر کرنا پڑتا تھا۔ مرحوم پتلے دبلے آدمی تھے۔ طبیعت بہت نازک تھی۔ بچپن سے انتڑیوں میں تکلیف تھی۔ ان کے حلقہ کا سفر نہایت تکلیف دہ تھا۔ مکان کا کوئی باقاعدہ انتظام نہ تھا۔ ان کے حلقے میں کھانے کے لئے چنے یا ستو ہوتے۔ جن پر انہیں گزارا کرنا پڑتا۔ یوپی کی لوؤں میں روزانہ پیادہ پا پھرنا پڑتا۔ مرحوم یہ سب صعوبتیں بکمال طیب خاطر برداشت کرتے۔ یہ غذا نہایت خوشی سے کھاتے۔ اور خدا کے لئے اس علاقہ میں دیوانہ وار پھرتے۔ یہ سارا گاؤں مرتد ہو چکا تھا۔ ہمارے مبلغین کو گاؤں میں رات گزارنے کی بھی کہیں جگہ نہ ملتی تھی مرحوم سٹیشن پر جو انگریزی علاقہ تھا۔ جون جولائی کے مہینوں میں روڑوں والی زمین پر چادر بچھا کر رات بسر کیا کرتے تھے۔ اس علاقہ میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں۔ مگر مرحوم سانپوں اور انسانی درندوں سے بے خوف زمین کو اپنا بچھونا بنا کر تھوڑا بہت آرام کیا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنی چھولداری بھجوا دی تھی۔

مرحوم پورے دو سال اس علاقہ میں خدا کے دین کے لئے ہر قسم کی تکالیف برداشت کرتے رہے۔ ۱۹۲۵ء میں جب ملکانہ جہاد ختم ہوا۔ تو مرحوم کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ ہوسٹل کا سپرنٹنڈنٹ مقرر فرما دیا۔ مارچ یا اپریل ۱۹۲۶ء تک آپ اسی کام پر مامور رہے۔ اس کے بعد پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدہ کے لئے حضور کی نگاہِ انتخاب مرحوم پر پڑی۔ یہ عہدہ اپنے کام کی اہمیت کے لحاظ سے اپنی مثال آپ تھا۔ یہ ۲۴ گھنٹے کی ڈیوٹی ہے۔ دنیا میں بہت سے انسان ذہین و فہیم ہوتے ہیں۔ بہت ہیں جو علوم ظاہری سے پُر کئے گئے۔ لیکن علوم باطنی سے بے بہرہ رہے۔ اور کئی ہوئے جو علوم باطنی سے حصہ وافر دئیے گئے۔ لیکن علوم ظاہری سے پُر نہ کئے گئے۔ ایسے وجود بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہیں خدا کی بارگاہ سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کا مژدہ ملا ہو۔ اور ایسے وجود بہت شاذ ہیں جنہیں خدا نے سخت ذہین و فہیم کیا ہو۔ ایسے ذہین و فہیم علوم ظاہری و باطنی سے پُر اور نہایت ہی ذکی الحس انسان کی قوت کار کا اندازہ مشکل سے لگایا جا سکتا ہے۔ پھر اس کام میں اتنا تنوع ہے۔ کہ اس کی کچھ حد نہیں۔ پھر یہ رشتہ ایک افسر و ماتحت کا رشتہ نہیں۔ یہاں آپکا ایسے وجود سے معاملہ ہوتا ہے۔ جس کی خوشنودی میں خدا راضی ہوتا ہے۔ اور جس کی ناراضگی سے خدا کی ناراضگی کا ڈر لگتا ہے الغرض واقعہ یہ ہے کہ یہ ڈیوٹی نہایت جانسوزی کی ڈیوٹی ہے۔ اور جو صاحب بھی اس عہدے پر آئے ہیں۔ چند سالوں میں تھک کر رہ جاتے ہیں۔ میرے مرحوم بھائی نے یہ فرض قریباً ۱۰½ سال نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اور بڑی بات یہ ہے۔ کہ یہ سعادت اتنے لمبے عرصہ کے لئے اب تک اور کسی صاحب کو نصیب نہیں ہوئی۔ مرحوم نے اپنے فرائض نہایت تندہی اور جانکاہی سے سرانجام دئیے۔ میں نے ذکر کیا ہے کہ مرحوم کی انتڑیوں میں بچپن سے تکلیف تھی۔ اس کی صحیح تشخیص تا دیر نہ ہوئی اور مرحوم غذا اور علاج کی طرف سے قریباً بے پروا رہے۔ اور ریاضات و مجاہدات میں اسی طرح لگے رہے۔ کہ گویا انہیں کوئی بیماری ہی نہیں۔ ۱۹۳۶ء میں انہیں اپنڈے سائٹس کی تکلیف ہوئی اور اپریشن کرانا پڑا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ انتڑیوں میں سِل کے زخم ہیں۔ اور یہ موذی مرض اندر ہی اندر اپنا کام کر رہا ہے۔ شیخ صاحب اب زیادہ بیمار رہنے لگے۔ اس لئے معاون ناظر امور عامہ مقرر ہو کر محکمہ امور عامہ میں بھیج دئیے گئے۔ یہاں بھی مرحوم نہایت کامیاب ہوئے۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سید زین العابدین صاحب ان کے کام سے نہایت درجہ خوش تھے۔ ۱۹۴۲ء میں محترم درد صاحب کے قرآن کریم کے مترجمین کے بورڈ

** تفصیل و تاویل کے لئے احمدیہ لٹریچر اور علم تعبیر الرؤیا کی کتب کا مطالعہ فرمائیں۔ علی الخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تفسیر کبیر ملاحظہ ہو۔ خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

اپنے رب کے ساتھ جس صدق و اخلاص و وفا سے اپنا عہد نبھایا اور اپنے آقا سے جس عقیدت و محبت کا تعلق رکھا اس کا صحیح اندازہ وہی کر سکتا ہے جس کے حضور مرحوم کی روح پہنچ چکی ہے۔ دو تین دن ہوئے اس عاجز کے گھر والوں نے خواب میں دیکھا کہ مرحوم فوت ہو کر تین دن کے بعد زندہ ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے متعلق فرمایا ہے۔ لاتحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون اللہ تعالیٰ ہم کو بھی ایسا اخلاص عطا کرے اور ایسی خدمت دین کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔ مرحوم اپنے پیچھے پانچ بچے چھوڑ گئے ہیں۔ جن میں سے صرف ایک بالغ ہے۔ عمر ابھی صرف پینتالیس سال تھی۔ مرحوم موضع ڈالہ بانگر ضلع گورداسپور کے ایک معزز قانونگو کے شیخ خاندان کے فرد تھے۔

خاکسار عطاء اللہ پلیڈر امرتسر

عاجز کے ساتھ تو ان کی جماعت میں تعلقات قائم ہوئے اور ہر روز بڑھتے گئے۔ مرحوم میرے ساتھ بہت محبت اور احسان کا معاملہ فرماتے تھے۔ اور ہمیشہ ہر قسم کی قربانی اس عاجز کے لئے کرتے رہتے تھے۔ میں مرحوم سے اپنے ذاتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے ایک حجاب محسوس کرتا ہوں۔ صرف اسقدر کہتا ہوں کہ مرحوم میرے بڑے محسن بھائی تھے۔ صدمہ کی وجہ سے مجھے جلدی کچھ ان کے متعلق لکھنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ مرحوم نے

مرحوم کی مالی قربانی کے متعلق میں ذکر کر چکا ہوں کہ اگر وہ چاہتے تو ہمارے ملک کے لحاظ سے اچھی باعزت امیرانہ زندگی کے مواقع انہیں ملے تھے لیکن انہوں نے خدا کے لئے فقر و فاقہ کو قبول کیا۔ انہوں نے اپنے مولا کیلئے درویشی اور گمنامی کو پسند کیا۔ انہوں نے وہ قصہ میں اپنے جسم کو سلسلے کی قربانگاہ پر چڑھایا۔

مرحوم نہایت خاموش طبیعت نرم خو اور بہت متواضع تھے۔ قربانی کا مادہ مرحوم میں بہت تھا۔ مرحوم سے اس

میں جانے کی وجہ سے ابھی کوئی قائم مقام پرائیویٹ سیکرٹری لگایا گیا۔ مگر ابھی وہ ایک دو دن بھی دفتر میں جانے نہ پائے تھے کہ گردوں کی تکلیف نے آگھیرا۔ سارا جسم متورم ہو گیا۔ اس کمزوری کی حالت میں انتڑیوں کی سل نے زور پکڑنا شروع کیا۔ اور مرحوم پورا سوا سال اس طرح گھلتے رہے کہ بالکل مشت استخوان رہ گئے۔ اور آخر درد کا رشتہ جسم سے اسوقت ٹوٹا جب جسم باقی ہی نہ رہا تھا۔

سُرخ پنسل کا نشان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جن خریدار اصحاب کا چندہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۳ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے پتوں کی چٹوں پر ان کی اطلاع کے لئے ان دنوں سُرخ پنسل کا نشان لگایا جا رہا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ فوراً چندہ کی ادائیگی کا فکر فرماویں۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو یہاں سے یکم ستمبر کو روانہ کر دئے جائیں گے۔

احباب کی خدمت میں اب شاید یہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ الفضل کے چندہ کی ادائیگی میں غفلت سخت خطرناک بات ہے۔ اور جو دوست الفضل کا چندہ باقاعدہ اور بروقت ادا نہیں فرماتے۔ وہ "الفضل" کے ہمدرد نہیں سمجھے جا سکتے۔

(مینیجر)

"آرٹ اینڈ انڈسٹری نمائش ۱۹۴۳ء"

یہ نمائش جو ہر سال براسٹیل کمپنی کے زیر اہتمام منعقد ہوتی ہے۔ اب کے جنوری ۱۹۴۴ء میں کلکتہ میں منعقد ہوگی۔ اس میں تجارتی رنگ کے پوسٹروں، پمفلٹوں، لیبل، ڈیزائننگ، فوٹوگرافی وغیرہ وغیرہ امور کے بہترین نمونے پیش کئے جاتے ہیں۔ ۱۹۴۳ء کی نمائش کے لئے مبلغ ہزار روپیہ کے انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ تفصیلات مندرجہ ذیل پتہ سے دریافت کی جائیں۔

براسٹیل کمپنی پوسٹ بکس ۱۲۲ کراچی

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۵۳ منکہ نواب خان ولد حیات محمد قوم راجپوت جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ماہ احسان ۱۳۲۲ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ کل جائداد بصورت زمین بارہ گھماؤں ہے۔ اس میں سے ۲ گھماؤں رہن ہے۔ میں اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں گا تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرا گذارہ اسوقت صرف زمین پر ہے۔ اور زمین کی آمد کا دسواں حصہ تا زیست دیتا رہونگا۔ العبد:۔ نواب خان موصی۔ گواہ شد:۔ سردار خان موصی صحابی بقلم خود۔ بھاگووال۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی موضع ککھ الوالی۔

اُشکُر نعمتی رأیت خدیجتی

وہ جسے خدا نے ایک نعمت قرار دیا۔ اور جو اس زمانہ کی خدیجہ بنائی گئی۔ جس کی تعریف رب العزت نے عرش سے کی۔ جس کے وجود سے اس زمانے کے نور پیدا ہوئے۔ جس کے بطن مبارک سے حضرت امیر المومنین جیسا مصلح موعود پیدا ہوا۔ اس عظیم الشان خاتون جو مومنوں کی ماں ٹھہرائی گئی۔ اس کی سیرت یقیناً آپ کے ایمان میں ایک پاکیزہ اضافہ کرے گی۔ اگر آپ اس کتاب کے خریدار نہیں ہوئے۔ تو آج ہی ہو جائیے۔ یہ کتاب صرف مطلوبہ تعداد میں چھاپی جائے گی۔ اس لئے بعد میں آپ کو یقیناً افسوس کرنا پڑے گا۔

پانچہزار میں سے ایک ہزار تک ہو چکی

مہربانی کر کے زیادہ سے زیادہ تعداد کے آرڈر دے کر کتاب کی سعادت اشاعت میں حصہ لیجئے۔ اس کتاب کا ہر گھر تک پہنچنا از حد ضروری ہے۔ قیمت بالکل کم یعنی صرف دو روپے بغیر محصول ڈاک جو اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی اس پتہ پر بھیجد یجئے۔

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم معرفت حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب
الہ دین بلڈنگ۔ آکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد دکن

ضرورت ہے

اراضیات سندھ کے لئے چند ایسے اکاؤنٹنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو حساب کے کام سے واقف ہوں۔ تعلیم میٹرک تک ہو۔ پسند اصحاب خصوصاً جو ٹائپ جانتے ہوں۔ کے لئے ترقی کا عمدہ موقع ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں:۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این۔ سنڈیکیٹ قادیان

زد جام عشق

یہ وہ شہرۂ آفاق نسخہ ہے جسے روسا استعمال کرتے ہیں۔ اس کے بڑے بڑے اجزاء مشک تاتارہ۔ ایرانی زعفران۔ کشتہ مشک کافور۔ روغن سنکھیا زعفرانی وغیرہ ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہماری تیار کردہ گولیاں اجزاء کے خالص اور اعلیٰ ہونیکے لحاظ سے اپنا ثانی نہیں رکھتیں۔ جنسی طاقت اور پٹھوں کو طاقت دینے میں یہ بےنظیر دوا ہے۔ قیمت عہ کی سات گولیاں۔

نوٹ:۔ زد جام عشق کے استعمال کا موسم آ گیا ہے

"طبیہ عجائب گھر" قادیان

کونین ٹیبلٹس (ٹکیاں) ملیریا کے لئے بہترین دوا

قیمت فی شیشی (۱۲۵ ٹکیہ) دو روپے۔

ملنے کا پتہ:۔ کونین سٹورز قادیان

اخبار احمدیہ

امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کو حادثہ چودہری عبد الواحد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر کو لاری کے حادثہ کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ پاؤں کی ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ اور انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت دے۔

عہدوں میں ترقی (۱) بابو فیض الحق خان صاحب ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور جو گزشتہ سال امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سولین گزیٹڈ افسر کے عہدہ پر ترقی پا گئے ہیں جو کہ سے احمدی دوست (آئی۔ اے۔ او۔ سی) فوجی محکمہ آرڈیننس میں ملازم ہیں۔ ان میں یہ تیسرے ہیں جن کو یہ عہدہ دیا گیا ہے۔ ان سے قبل خواجہ محمد عثمان صاحب اور قاضی محمد رشید صاحب یہ عہدہ پا چکے ہیں۔ (۲) صوفی محمد رفیع صاحب احمدی انسپکٹر پولیس کو ان کی خدمات وحسن کارگزاری کے عوض ترقی دے کر ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر ممتاز کیا گیا ہے (۳) ملک محمد خورشید صاحب میکلوڈ گنج ریاست بہاولپور اوورسیر کے عہدہ سے ترقی پا کر ایس۔ ڈی۔ او بنا دیئے گئے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی یہ ترقیاں ان کے نیز سلسلہ کے لئے بابرکت کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست ہائے دعا (۱) خورشید احمد صاحب ابن بابو سلامت علی صاحب بھاٹی گیٹ عرصہ سے بیمار ہیں (۲) خلیل احمد صاحب پسر ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبا سنگھ گلے میں پھوڑا ہونے کے باعث تکلیف میں ہیں۔ (۳) محمد نظیر صاحب شاہجہانپوری کی اہلیہ صاحبہ عرصہ سے بیمار ہیں (۴) حمید الدین صاحب جمشید پور کی اہلیہ صاحبہ کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے (۵) صوفی محمد رفیع صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں (۶) ملک عبد القدیر صاحب عبد المنان صاحب۔ عبد الحق صاحب اور عبد الواحد صاحب جنگی خدمات پر ہیں (۷) آغا محمد بخش صاحب مظفر گڑھ بعض تکالیف و بعض پیچیدگیوں کا شکار ہیں۔ (۸) سید ضیاء الحق صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ایس۔ ملٹری میں لفٹننٹ ہو کر پونہ میں ٹریننگ لے رہے ہیں۔ (۹) سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ قادیان میں قبل کے پھوڑے کی وجہ سے تکلیف میں ہیں (۱۰) جناب بابو اکبر علی صاحب بعارضہ کاربنکل بہت تکلیف میں ہیں۔ (۱۱) حکیم ارشاد علی احمد صاحب جو کہ عرصہ سے مرض میں معزوب ہوئے ابھی صحت یاب نہیں ہوئے

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

آجکل برسات کی وجہ سے دریاؤں میں سیلاب آ رہے ہیں۔ جن کی وجہ سے بہت سے مقامات کے تباہ ہونے کا خطرہ ہے۔ پس ایسی تمام مجالس جن کے قریب اس قسم کے حالات پیدا ہوں۔ وہ اس طرف فوری توجہ کریں۔ اور جب بھی انہیں کسی مقام پر سیلاب آنے کی اطلاع ملے۔ فوراً منظم طور پر وہاں پہنچکر سیلاب زدہ افراد کی ہر ممکن امداد کریں مجالس کو اس بارہ میں اپنی ذمہ داری کا پورا احساس کرنا چاہیئے۔ اور ایسے افراد کی امداد میں ذرا توقف نہیں ہونا چاہیئے۔ مجالس کا فرض ہے۔ کہ حالات پورے طور پر مرکز کو واقف کریں۔ اگر کسی جگہ مالی امداد کی ضرورت ہو تو اس کے لئے کوشش کی جائے۔

مندرجہ ذیل مجالس خاص طور پر مخاطب ہیں۔ دہلی۔ لاہور۔ آگرہ۔ ڈیرہ۔ جہلم۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ پاس کی مجالس بالخصوص وغیرہ۔ خاکسار محبوب عالم خالد برائے مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور اگر ملتی ہے۔ تو ۱۵-۱۶ روپئے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہوتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔ قیمت یک صد قرص للعہ پچاس قرص ۱۱؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۱۷ اگست۔ ساٹھ اشخاص ہسپتال میں برائے علاج لائے گئے جو بیماری یا بھوک کی وجہ سے بازاروں میں پڑے تھے اور ہل نہ سکتے تھے۔

امرتسر ۱۷ اگست۔ سونا ۰-۸-۷۶ روپے چاندی ۰-۸-۱۱۱ روپے۔ پونڈ ۰-۸-۵۱ ”

بٹالہ منڈی ۱۷ اگست۔ گندم ڈیڑھ من سوا روپے ۳ آنے ۵۹ ۱ دس روپے ۱۰ آنے و دس روپے ۱۲ آنے نخود ۰-۳-۹ مسور ۰-۸-۱۰ روپے۔ دال مسور ۰-۱۳-۱۲ روپے۔ تل سفید ۰-۸-۱۷ روپے۔ گڑ ۰-۰-۱۱ روپے

لاہور ۱۷ اگست۔ خواجہ نذیر احمد صاحب سابق سپیشل ریسیور پنجاب جو میو ہسپتال میں زیر علاج تھے لاہور سے یکدم غائب ہو گئے ہیں۔ پولیس کو ان کا کچھ پتہ نہیں۔ ان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے تمام انتظامات مکمل ہو گئے تھے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اٹک کو مقدمات سماعت کرنے کے لئے سپیشل مجسٹریٹ مقرر کیا گیا ہے۔ خواجہ نذیر احمد صاحب کئی ہفتوں سے میو ہسپتال میں تھے آپ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کے فرزند ہیں

لنڈن ۱۹ اگست۔ ہوائی وزارت کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتحادی طیاروں نے بحیرہ بالٹک کے کنارے پینا منڈا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ چاندنی راتوں میں اتنا بڑا حملہ اس سے قبل نہ کیا گیا تھا۔ یہ مقام جنگلی علاقہ میں چھپا ہوا ہے۔ اور یہاں ہوائی جہازوں کی آمد کا پتہ دینے کے آلہ جات تیار کرنے کا بہت بڑا کارخانہ ہے۔ اور اسی سلسلہ میں یہاں ریسرچ کا کام بھی ہوتا ہے۔ جرمن طیاروں کے دل کے دل مقابلہ پر آئے اور ہوا مار توپیں بھی گولے برسانے لگیں۔ مگر اتحادی طیاروں نے ایک ہزار فٹ تک نیچے آ کر بھاری بم اور آتش افروز گولے پھینکے اس زور کی آگ لگی۔ کہ واپسی پر اتحادی طیاروں نے اسے ڈنمارک کے کنارے سے دیکھا۔

ماسکو ۱۹ اگست۔ روسی فوجیں خارکوف اور بریانسک دونوں طرف بڑھ رہی ہیں خارکوف کے جنوب مغرب میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ جرمن پولٹاوا ریلوے پر دوبارہ قبضہ کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ گذشتہ ۴۸ گھنٹوں میں وہ یہاں ایک لاکھ مزید فوج لے آئے ہیں۔ جس میں بعض موٹر سوار ڈویژن ہیں۔ مگر روسیوں نے دشمن کے سب جوابی حملے ناکام کر دیئے اور ۴ سے ۶½ میل تک پیشقدمی بھی کی۔

لنڈن ۱۹ اگست۔ سسلی کو فتح کرنے کے بعد اتحادی طیارے اب جنوبی اٹلی میں دشمن کے ٹھکانوں پر زبردست حملے کر رہے ہیں۔ سڑکوں کو ایسی بری طرح توڑ پھوڑ دیا ہے۔ کہ اب دشمن کشتیوں کے ذریعہ اپنی فوجوں کو شمالی ساحل پر اتارنے پر مجبور ہے ریلوں کے آنے جانے میں بھی زبردست رکاوٹ پیدا کر دی گئی ہے سسلی کی جنگ میں ۱۰ اگست تک دشمن کے ایک لاکھ ۳۵ ہزار سپاہی قید ہوئے۔ اور ۳۲ ہزار مارے گئے۔ ۲۶۰ ٹینک اور ۵۰۲ بڑی توپیں برباد ہوئیں۔ سسلی کو خالی کرنے میں محوریوں کو ۲۰۰ جہازوں کا نقصان اٹھانا پڑا۔ جن میں بجرے ای بوٹیں۔ اور تجارتی جہاز بھی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ہزاروں گاڑیاں اور سامان کے بہت سے ذخائر ہمارے ہاتھ آئے جنہیں شمار کیا جا رہا ہے۔ آخری ہفتہ میں دشمن کے جو سپاہی ہلاک و مجروح ہوئے۔ انکا شمار نہیں کیا جا سکا۔ جنرل آئزن ہاور کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اتحادیوں کے اس لڑائی میں ۲۵ ہزار آدمی ہلاک و مجروح اور قید ہوئے۔ ۱۰۳ ٹینک اور ۲۵۱ توپیں ضائع ہوئیں۔ اس میں وہ نقصان بھی شامل ہے جو سسلی پر اترتے وقت ہوا تھا۔ یکم اگست تک دشمن کے ۱۶۹۱ طیارے برباد ہوئے یا ہمارے قبضہ میں آئے۔ اتحادی طیاروں کا نقصان صرف ۲۷۴ ہے۔ جنرل آئزن ہاور نے ایک بیان میں آٹھویں برطانوی فوج اور ساتویں امریکن فوج کے کارنامہ کو سراہا ہے۔

واشنگٹن ۱۸ اگست۔ اتحادی طیاروں نے نیوگنی میں جاپانیوں کے ایک ہوائی اڈہ پر ایسا زور کا حملہ کیا کہ اس سے پہلے کبھی نہ کیا گیا تھا۔ دس ہزار بم اور آتش افروز گولے برسائے گئے۔ میدان میں دو سو طیارے کھڑے تھے جن میں سے ایک سو برباد ہو گئے۔ اور بچاس کو نقصان پہنچا۔